شذرات

بارہ اور تیرہ نومبر کی درمیانی رات کو موسمی جھکڑ اور سمندر سے اٹھنے والی بلند موجوں نے مشرقی پاکستان کے بعض ساحلی علاقوں میں جو قیامت خیز تباہی و بربادی مچائی، پورے عالمی اندازوں کے مطابق اس کی انسانی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ اس جھکڑ نے ڈیڑھ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے آناً فاناً متاثرہ علاقوں کو اپنی ہلاکت آفرین لپیٹ میں لے لیا اور سمندر سے جو موجیں اٹھیں، وہ کہیں بیس تیس چالیس چالیس فٹ اور کہیں اس سے بھی اونچی تھیں۔ گویا موت کا ایک ہیبت ناک اژدہا تھا، جو پھنکارتا ہوا برابر آگے بڑھتا گیا اور جو بھی اس کے سامنے آیا اُسے نگلتا چلا گیا۔ دہشت ناک موجوں کے ان ریلوں میں انسان، مویشی، مکانات، درخت اور فصلیں سب بہہ گئیں اور جہاں تک وہ ریلے پہنچے، سب کو تہ آب کرتے چلے گئے۔ بعد میں جب یہ پیچھے ہٹے لاتعداد انسانی نعشیں، مُردہ مویشی، اکھڑے ہوئے درخت، تباہ شدہ مکانات اور ٹوٹے پھوٹے راستے اور سڑکیں چھوڑ گئے۔ اس طوفانِ نوح میں جو مرے ہیں، اُن کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی ہے۔ اور جیسے جیسے تباہ شدہ علاقوں میں جانے کے راستے کھلتے ہیں، مرنے والوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ مرنے والوں کے علاوہ کئی لاکھ لوگ ایسے ہیں جن کی جان تو بچ گئی ہے۔ لیکن اب اُن کے پاس نہ کھانے کو کچھ ہے نہ پینے کو پانی اور وہ وبائی امراض کی زد میں ہیں۔ انھیں امداد پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ فضائیہ، بحریہ اور بری افواج کے دستوں نے اس کام کو خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور حکومت کے تمام وسائل اس میں لگ گئے ہیں۔

اس عظیم جانی نقصان کے علاوہ مکانوں، فصلوں اور مویشیوں کی شکل میں جو مالی نقصان ہوا ہے اس کا بھی کوئی حساب نہیں۔ اتنا بڑا الم ناک سانحہ تاریخ میں آج تک کبھی نہیں ہوا۔ اور نہ کسی قدرتی آفت نے اس طرح چند گھنٹوں میں نوعِ انسانیت کو یوں تباہ و برباد کیا۔

آج پورا پاکستان رنج والم میں ڈوبا ہوا ہے۔ ہر گھر اس مصیبت پر سوگوار ہے اور ہر شخص غم زدہ۔ یہ صرف پاکستان میں نہیں بلکہ پوری دُنیا نے اس ہولناک صدمے کو محسوس کیا ہے اور انتہائی غم و اندوہ کے اظہار کے ساتھ ساتھ ہر ملک مصیبت زدوں کی اعانت میں پیش پیش نظر آتا ہے گویا یہ صدمہ پوری انسانیت کا ہے اور پوری انسانی برادری کو اس میں مدد کرنی چاہیے۔